راحت ملک

قاضی حسین احمد کے نام

احتساب احتساب کرتے ہو — قوم کیا احتساب مانگتی ہے؟
یہ ہماری ہے آرزو ورنہ — قوم کب انقلاب مانگتی ہے؟
کتنی نادان، کتنی سادہ ہے — نیند میں ماہتاب مانگتی ہے
زہر کھاتی ہے زندگی کے لئے — خار بو کر گلاب مانگتی ہے
نام لیتی ہے رب کعبہ کا — اور چنگ و رباب مانگتی ہے
ادّعا نیکیوں کا کرتی ہے — معصیت کی کتاب مانگتی ہے
گیت کردار کے سناتی ہے — لغزشِ بے حساب مانگتی ہے
پہلے عصیاں اور اس کے بعد نماز — ہر گنہ کا ثواب مانگتی ہے
رحمتِ ایزدی کی داعی ہے — اور عملاً عذاب مانگتی ہے
رہبرِ درد کی نہیں طالب — راہزن کامیاب مانگتی ہے
اپنا دامن چھپا کے رکھتی ہے — دوسروں سے حساب مانگتی ہے
کیا عجب قوم ہے کہ اپنے سمیت — سب کا خانہ خراب مانگتی ہے

ثاقب چوہان (بستی مولویاں)

غزل

کہ اب مومن کو دنیا میں دبا کوئی نہیں سکتا — خدا کی راہ سے اس کو ہٹا کوئی نہیں سکتا
یہ دنیا ایسی دنیا ہے جہاں باطل ہی مٹتا ہے — یہاں باطل کو مٹنے سے بچا کوئی نہیں سکتا
تم ہی مٹ جاؤ گے اک دن گروہِ باطلاں سن لو — جہاں میں حق پرستوں کو مٹا کوئی نہیں سکتا
جو راہِ حق پہ مر جائیں سدا زندہ وہ رہتے ہیں — جہاں میں ایسے بندوں کو بھلا کوئی نہیں سکتا
اگر چہ سب یہ کہتے ہیں حقیقت جانتے ہیں ہم — حقیقت کی حقیقت کو بتا کوئی نہیں سکتا
رہے بیزار دنیا سے یہاں اہلِ جنوں ہر دم — انہیں آداب دنیا کے سکھا کوئی نہیں سکتا
ہمارے قد سے اونچی ہے رسائی ہو تو کیسے ہو — یہ زنجیر عدل اب تو ہلا کوئی نہیں سکتا
یہ ہم تسلیم کرتے ہیں نہیں ہیں پارسا ہم بھی — برائی سے یہاں دامن بچا کوئی نہیں سکتا
لحد میں جو بھی جاتا ہے کبھی واپس نہیں آتا — وہاں کا حال لوگوں کو بتا کوئی نہیں سکتا
چلے گر تیز آندھی بھی سدا روشن رہیں گے یہ — دیئے توحید کے ثاقب بجھا کوئی نہیں سکتا